3440-اھل قرآن (منکرین حدیث) کے متعلق

سوال

ایک ایسی جماعت پائی جاتی ہے جو کہ اپنے آپ کو (اھل قرآن) کہتے ہیں اور یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ قرآن کے سوا کسی چیز پر نہیں چلتے ، تو آپ ان کے اس قول کے متعلق کیا کہتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم شریعت کا مصدر نہیں ہے ، اور وہ اپنے آپ کو اھل قرآن کا نام دیتے ہیں ، اور کہتے ہیں کہ قرآن ہمارا امام ہے اس میں جو کچھ حلال ہے ہم اسے حلال اور جو حرام کیا گیا ہے اسے حرام جانتے ہیں ۔

اور ان کے خیال میں سنت نبویہ میں ایسی احادیث داخل کر دی گئیں ہیں جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں بلکہ ان کے ذمہ جھوٹ ہے ، تو یہ لوگ ایسی قوم میں سے تعلق رکھتے ہیں جن کے متعلق نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(قریب ہے کہ ایک شخص تکیہ لگا کر بیٹھا ہوگا تو اسے میری احادیث میں سے کوئی حدیث بیان کی جائے گی اور وہ جواب میں کہے گا کہ اللہ تعالی کی کتاب کافی ہے اس میں ہم جو اشیاء حلال پائیں گے اسے حلال جانے اور جو کچھ حرام پائیں گے اسے حرام جانیں گے ، خبر دار! اور بیشک اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حرام کیا ہے وہ بھی اللہ تعالی کے حرام کردہ کی طرح ہے) الفتح الکبیر (438/3) اور امام ترمذی نے اسے الفاظ کے کچھ اختلاف کے ساتھ روایت کیا اور اسے حسن صحیح کہا ہے (سنن ترمذی بشرح ابن العربی ، ط ، الصاوی 132/10)

اور یہ لوگ حقیقتا اھل قرآن بھی نہیں اور نہ ہی قرآن پر عمل کرتے ہیں کیونکہ قرآن مجید میں ایک سو سے زیادہ آیات میں قرآن مجید نے نبی مکرم صلی اللہ تعالی وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور رسول صلی اللہ علیہ کی اطاعت کو اللہ تعالی کی اطاعت قرار دیا ہے ۔

اسی کے متعلق اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالی کی ہی اطاعت کی اور جو منہ پھیر لے تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا} النساء (80)

بلکہ قرآن پر چلنے والے کا دعوی کرنے والوں کو تو قرآن یہ کہتا ہے کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ترک کی اور ان کا حکم نہ مانا تو وہ مومن ہی نہیں ہے ۔

اللہ تعالی نے اسی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

{قسم ہے تیرے رب کی! یہ اس وقت مومن ہی نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے تمام اختلافات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاکم نہ مان لیں ، پھر آپ جو فیصلہ فرما دیں اس کے متعلق وہ اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور اسے فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں} النساء (65)

اور ان کا یہ کہنا کہ : سنت میں موضوع احادیث داخل کر دی گئیں ہیں یہ قول اس لئے مردود ہے کہ اس امت کے علماء نے احادیث کو ہر قسم کی داخل ہونے والی دوسری اشیاء سے بہت سخت حفاظت کا اہتمام کیا ہے ، حتی کہ انہوں نے راوی کے صدق میں شک اور اس کے بھول جانے کے احتمال کو بھی حدیث کے رد کرنے کا سبب قرار دیا ہے اور اس کی حدیث قبول

نہیں کی، اورامت مسلمہ کے دشمن بھی اس کے معترف ہیں کہ امت محمدیہ کے علاوہ کوئی دوسری اورامت ایسی نہیں جس نے اسناد کی چھان پھٹک کی ہواور پھر خاص کرجوکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات بیان کی گئی ہیں اس میں بہت ہی زیادہ اہتمام ہے ۔

اورحدیث پر عمل کے وجوب کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس بات کی معرفت ہوکہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہی کافی سمجھتے تھے کہ دعوت کے لئے صرف ایک ہی صحابی کو بھیجا جائے جوکہ اس بات پر دلالت ہے کہ خبر واحد بھی بھی عمل کرنا واجب ہے جبکہ وہ ثقہ ہو۔

پھر ہم ان سے یہ پوچھتے ہیں کہ وہ آیات کہاں ہے جس میں نماز کی کیفیت بیان کی گئی ہے ، اوریہ کہ پانچ نمازیں فرض ہیں ، اورزکاۃ کا نصاب کونسی آیات میں ہے ، اورحج کی تفصیل کہاں ہے ، اوراس کے علاوہ دوسرے احکام جوکہ سنت علاوہ جانے ہی نہیں جاسکتے ۔ الموسوعۃ الفقھیۃ (44/1)

سنت نبویہ پراس کے علاوہ اور بھی شرعی دلائل معلوم کرنے کے لئے سوال نمبر (604) کو دیکھیں ۔

واللہ تعالی اعلم.